مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

آقا کریم ﷺ کی گھریلو زندگی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

آقا کریم ﷺ کی گھریلو زندگی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اسلام میں گھریلو زندگی کی اہمیت

برادرانِ اسلام! کسی بھی مُعاشرے کی بقا کا راز، کامیاب گھریلو زندگی میں پنہاں ہے، دینِ اسلام میں اس چیز کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اللہ تعالیٰ نے گھریلو زندگی کو باہمی پیار، محبت کے ساتھ ساتھ اسے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

﴿يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾[1] "اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے، کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے؛ کہ اُن سے آرام پاؤ، اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے!"۔

گھریلو زندگی کا دار ومدار اور امن وسکون، رشتوں کے لحاظ اور پاسداری میں منحصر ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان کسی بھی مذہب یا قوم سے تعلق رکھتا ہو، وہ اُس وقت تک کامیاب گھریلو زندگی (Family Life) نہیں گزار سکتا، جب تک وہ رشتوں کا لحاظ اور پاسداری نہ کرے۔ اللہ رب العالمین ہمیں رشتوں کا لحاظ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا﴾[2] "اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو، اور رشتوں کا لحاظ رکھو، یقیناً اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے!"۔

نبئ کریم ﷺ کا مُبارَک اُسوۂ حسَنہ

عزیزانِ محترم! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی گھریلو زندگی، بحیثیت مسلمان ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، آپ ﷺ نے جس طرح کی مثالی اور آئیڈیل (Ideal) خانگی زندگی بسر فرمائی، دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی، ہماری بہتری کے پیشِ نظر اللہ

---

(١) پ٢١، الروم: ٢١.

(٢) پ٤، النّسَاء: ١.

رب العالمین نے ہمیں اپنے حبیب کریم ﷺ کے مُبارک اُسوۂ حسَنہ کی پیَروی کا حکم فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾(1) "یقیناً تمہیں رسول اللہ کی پیَروی بہتر ہے!"۔ لہٰذا اگر ہم بھی ایک کامیاب اور خوشحال گھریلو زندگی گزارنا چاہتے ہیں، تو ہمیں رشتوں کی پاسداری کے لیے حضور اکرم ﷺ کی مبارک گھریلو زندگی کا مُطالعہ کرنا ہوگا، اُن کے اُسوۂ حسَنہ کی پیَروی کرنی ہوگی، اور اپنی طرزِ زندگی (Life Style) کو اُس کے مُطابق ڈھالنا ہوگا!۔

رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی کی مصروفیات

عزیزانِ مَن! گھر کی چار دیواری میں رسول اللہ ﷺ کے معمولاتِ زندگی کیا تھے؟ تعدُّدِ اَزواج اور منصبِ نبوّت کی ذمہ داریوں کے باوُجود، آپ ﷺ نے گھریلو زندگی اور دینی ودنیاوی مُعاملات میں باہم توازُن کیسے قائم فرمایا، یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب اُمہات المؤمنین -رضی اللہ تعالی عنہن- سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا، یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں کو جب نبئ کریم ﷺ کی گھریلو زندگی کے معمولاتِ مبارکہ جاننے کا اشتیاق ہوا، تو انہوں نے اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا، کہ نبئ اکرم ﷺ کی اپنے گھر میں کیا مصروفیات تھیں؟ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: «كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ -تَعْنِي فِي

(1) پ٢١، الأحزاب: ٢١.

خِدْمَة أَهْلِهِ- فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ»[1] "نبیٔ کریم ﷺ اپنے اہل کے کام میں رہتے (یعنی گھریلو کام کاج انجام دینے میں مصروف رہتے) اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے"۔

حضور ﷺ کا اَزواجِ مُطہَّرات سے اَخلاقی برتاؤ

حضراتِ گرامی قدر! حضورِ اکرم ﷺ کا اَزواجِ مطہَّرات سے حُسنِ سُلوک اور اَخلاقی برتاؤ مثالی تھا، آپ ﷺ اَزواجِ مُطہَّرات کی دِلجوئی اور عزّت وتکریم کا پورا پورا خیال رکھتے، اور زبانِ مُبارک سے ایسی کوئی بات نہ فرماتے، جس سے کسی کی دل شکنی کا اندیشہ ہو۔ نبیٔ کریم ﷺ اپنی اَزواج کی ضروریات کا پورا خیال رکھتے، عفو ودرگزر سے کام لیتے، اُن کی کوتاہیوں کو نظر انداز فرماتے، اُن کے مزاج کا لحاظ رکھتے، انہیں اپنی سہیلوں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع دیتے، اور انتہائی محبت وشفقت سے مخاطب فرمایا کرتے۔

روایات میں ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا کو محبت بھرے انداز میں بسااوقات یوں خطاب فرماتے: «يا عَائِشَ!»[2] "اے عائش!"، اور کبھی فرماتے: «يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ!»[3] "اے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، ر: ٦٧٦، صـ١١٠.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٢٠١، صـ١٠٧٩.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن، ر: ٣١٧٥، صـ٧١٩.

صدیق کی بیٹی!"، آپ ﷺ کا یہ مبارک انداز حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ کی بے پناہ محبت وقُربت کا اظہار ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ صفیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اعلیٰ اَخلاقی برتاؤ کا مُظاہرہ فرماتے ہوئے، سرورِ کونین ﷺ زمین پر اپنا گُھٹنا مُبارک رکھ کر انہیں اونٹ پر سوار ہونے میں مدد فرماتے، حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «يَجْلِسُ عِندَ بَعيرِه فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، وَتَضعُ صَفِيّةُ رِجْلَها عَلىٰ رُكْبَتِهِ، حَتّٰى تَرْكَبَ»[1] "رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کے پاس تشریف فرما ہو کر اپنا گُھٹنا رکھتے، اور حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے گھٹنے پر اپنا پاؤں رکھ کر اُونٹ پر سوار ہوتیں"۔

عزیزانِ مَن! رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی کا مُطالعہ کرنے سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کہ آپ ﷺ اَزواجِ مُطہَّرات کے حالتِ حیض (Menstrual Condition) میں ہونے کے باوُجود اُن کے ساتھ کھانا کھاتے، اور ان کا جھوٹا پانی تک نوش فرمالیتے تھے۔ نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے وقت اُن کے چہروں پر بوسہ دیتے، اور خوش طبعی کے طور پر کبھی کبھار اُن سے مقابلہ بازی بھی فرماتے تھے۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ وہ ایک سفر میں نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ تھیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دَوڑ لگائی،

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المغازي، ر: ٤٢١١، صـ٧١٥.

تو میں سبقت لے گئی، (کچھ عرصہ کے بعد) جب میرا وزن بڑھ گیا، اور ہم نے (دوبارہ) دَوڑ لگائی تو آپ ﷺ مجھ پر سبقت لے گئے اور فرمایا: «هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ»[1] "یہ اُس سبقت (یعنی پہلے والی جیت) کا بدلہ ہوگیا"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "یہ ہے اپنی اَزواجِ پاک سے اَخلاق کا برتاؤ۔ ایسے اَخلاق سے گھر جنّت بن جاتا ہے، مسلمان یہ اَخلاق بھول گئے، خیال رہے کہ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لڑکپن میں حضور کے نکاح میں آئیں، جبکہ حضور ﷺ کی عمر شریف (اس وقت) پچاس ۵۰ سال کے قریب تھی، اس قدر تفاوُتِ عمر (Age Difference) کے باوُجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کبھی نہ گھبرائیں، کیوں؟ ان اَخلاقِ کریمانہ کی وجہ سے! باقی بیویاں بیوگان اور عمر رسیدہ تھیں، لہٰذا حدیث پر (یہ) اعتراض (وارد) نہیں (کیا جاسکتا) کہ گڑیاں کھلانا، دَوڑ لگانا، کھیل دِکھانا، صرف عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے کیوں ہے؟ دوسری بیویوں سے کیوں نہیں؟"[2]۔

---

(١) "سنن أبي داود" باب في سبق على الرجل، ر: ٢٥٧٨، صـ٣٧٣.

(٢) "مرآۃ المناجیح" کتاب النکاح، دوسری فصل، ۵/۱۰۷۔

تعدُّدِ اَزواج کے باوُجود سب کے ساتھ یکساں حُسنِ سُلوک

میرے محترم بھائیو! اپنی بیویوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق، نرمی، شفقت اور حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾[1] "ان (بیویوں) سے اچھا برتاؤ کرو"۔

حدیثِ پاک میں ہے: «اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْراً»[2] "خواتین سے خیر خواہی کرو"۔ اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً، أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً، وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ»[3] "سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اَخلاق سب سے اچھے ہیں، اور وہ جو اپنے گھر والوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں"۔

حضراتِ گرامی قدر! نبیٔ کریم ﷺ اعلیٰ اَخلاقی کردار اور حُسنِ سُلوک کا عملی نمونہ ہیں، آپ ﷺ نے متعدّد اَزواج ہونے کے باوُجود سب کے مابین عدل ومُساوات کو قائم رکھا، سب کی باریاں مقرّر فرما کر برابر وقت گزارا، اور سب کی دِلجوئی فرمائی۔ ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں، کہ

---

(١) پ٤، النساء: ١٩.

(٢) "صحيح مسلم" باب الوصية بالنساء، ر: ٣٦٤٤، صـ٦٢٦.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب الإيمان، ر: ٢٦١٢، صـ٥٩٤.

رسول اللہ ﷺ انصاف سے باریاں تقسیم کرتے، اور بارگاہِ الٰہی عزّوجلّ میں عرض کرتے: «اللَّهُمَّ! هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ»[1] "اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے، اور مجھے اُس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے، اور میں اس (دل کے میلان) پر اختیار نہیں رکھتا!"۔

تاجدارِ رسالت ﷺ نے اپنی ازواجِ مُطہّرات کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي»[2] "تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی قدّس سرّہٗ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "بڑا خلیق وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خلیق ہو؛ کہ اُن سے ہر وقت کام رہتا ہے، اجنبی لوگوں سے خلیق ہونا کمال نہیں؛ کہ اُن سے ملاقات کبھی کبھی ہوتی ہے"[3]۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب النكاح، ر: ٢١٣٤، صـ٣٠٨.

(٢) "سنن الترمذي" أبوابُ المناقب، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.

(٣) "مرآۃ المناجیح" کتاب النکاح، دوسری فصل، زیرِ حدیث: ٣٢٥٢، ١٠٨/٥۔

حضراتِ ذی وقار! آج کل لوگ دو ۲ بیویوں میں انصاف نہیں کر پاتے، کسی کے پاس زیادہ وقت گزارتے ہیں، تو کسی کے پاس کم، اور بعض تو ایسے ہیں کہ دوسری شادی کرتے ہی پہلی بیوی کے حقوق کو یکسر نظر انداز کرنا شروع کر دیتے ہیں، اُس کے گھریلو اِخراجات میں کمی کر دیتے ہیں، اُس کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتے، اس کے پاس وقت نہیں گزارتے، حتی کہ ہفتوں تک شکل نہیں دکھاتے۔ ایسے لوگوں کا یہ رِویہ کسی طور پر قابلِ قبول نہیں، نہ ہی شریعتِ مُطَہَّرہ ہمیں اس بات کی اجازت دیتی ہے!۔

اس مُعاملے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیّبہ کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، کہ تعدُّدِ اَزواج کے باوُجود آپ ﷺ نے کس طرح اپنی تمام اَزواجِ مُطَہَّرات کے ساتھ، یکساں سُلوک اور عدل ومُساوات سے کام لیا؟! نبیٔ کریم ﷺ اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات کے ساتھ، کسی بھی نَوعیت کی حق تلفی کے ہرگز قائل ورَوادار نہیں تھے، آپ ﷺ نے اس سلسلے میں زندگی بھر، نہ خود کبھی حق تلفی کا مُظاہرہ فرمایا، نہ ہی کسی زَوجۂ محترمہ کو اس بات کی اجازت دی۔

نبیٔ کریم ﷺ کی بچوں سے محبت

حضراتِ گرامی قدر! مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی گھریلو زندگی کا ایک پہلو، آپ ﷺ کی بچوں سے محبت اور اُن پر رحمدلی ومہربانی ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ کو بچوں سے بہت پیار تھا، آپ ﷺ اُن سے سلام لیتے، خوش مزاجی سے پیش آتے، کبھی انہیں کندھوں پر بٹھاتے، کبھی گود میں لے کر خوب پیار کرتے اور چوما کرتے۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بچوں سے محبت ومہربانی کے بارے میں فرماتے ہیں: «مَا رَأَيْتُ أَحداً كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ، مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ»[1] "میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر، بچوں پر مہربانی فرمانے والا کسی کو نہیں دیکھا!"۔

ایک بار ایک دیہاتی شخص نبئ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور حیرت سے کہنے لگا: آپ لوگ بچوں کو چُومتے ہیں؟! ہم تو انہیں نہیں چُومتے! نبئ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ!»[2] "میں اس کے سِوا کیا کہوں، کہ اللہ نے رحمدلی کی نعمت سے تمہیں محروم رکھا ہے!"۔

میرے محترم بھائیو! آج کل عموماً دیکھنے میں آتا ہے، کہ لوگ بیٹے اور بیٹی میں تفریق کرتے ہیں، بیٹی کی بہ نسبت بیٹے سے زیادہ پیار کرتے ہیں، اس کے ناز نخرے زیادہ اٹھاتے ہیں، جبکہ بیٹیوں کی پیدائش کو منحوس جانتے ہیں، انہیں پرایا دھن سمجھ کر بوجھ خیال کرتے ہیں۔ ایسے خیالات زمانۂ جاہلیت کی علامت ہیں، آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایسی تفریق سے منع فرمایا ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، ر: ٦٠٢٦، صـ١٠٢٣.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٥٩٩٨، صـ١٠٤٩، ١٠٥٠.

ارشاد فرمایا: «اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ!»[1] "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان برابری رکھو!"۔

ایک روایت میں ہے کہ کوئی شخص حضور نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اس کا بچہ آیا، اس نے اسے اُٹھایا، چوما اور اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر کچھ دیر بعد اس کی بچی آئی تو اس نے اسے اُٹھایا اور اپنی ایک جانب بٹھا دیا، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «فَمَا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا»[2] "تم نے ان دونوں کے درمیان برابری نہیں کی!"۔ لہٰذا نبیٔ کریم ﷺ کی گھریلو زندگی سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے، کہ بچوں کے ساتھ ترجیحی یا امتیازی سُلوک ہرگز نہ برتا جائے، اُن سے پیار کیا جائے، اگر گھر میں کوئی کھانے کی چیز یعنی مٹھائی یا پھل وغیرہ لائیں، تو بیٹیوں کو پہلے دیں، اللہ کی رحمت جان کر اُن کی اچھی تعلیم وتربیت کریں، کہ یہ بھی ذریعۂ بخشش اور جنّت کے وسیلوں میں سے ایک وسیلہ ہے۔

خادموں کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ

حضراتِ ذی وقار! گھر ہو یا دفتر، اسکول ہو یا دکان، کارخانہ ہو یا فیکٹری، ہر انسان کا اپنی اپنی فیلڈ (Field) کے حساب سے خادموں، نوکروں، ملازموں اور

(١) "صحيح البخاري" باب الإشْهَادِ فِي الْهِبَة، ر: ٢٥٨٧، صـ٤١٨.

(٢) "شعب الإيمان" باب في حقوق الأولاد والأهلين، ر: ٨٧٠٠، ٦/ ٢٩١٠.

مزدوروں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے، ان کے ساتھ نرمی وشفقت سے پیش آنا چاہیے، لیکن عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ لوگ ان کی معمولی سی کوتاہی، لغزش یا بھول چُوک پر ان کی بڑی تذلیل کرتے ہیں، انہیں ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ تک کرتے ہیں، بلکہ گھروں میں کام کاج کرنے والی عورتوں اور بچیوں کے جسم کو استری یا لوہے کے راڈ وغیرہ کے ساتھ داغنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا، یہ انتہائی غیر انسانی سُلوک ہے، مذہبِ اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا!!۔

میرے عزیزو! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی گھریلو زندگی اور شب وروز کا مُطالعہ کیا جائے، تو پتہ چلتا ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ اپنے خادمین کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آیا کرتے، ان سے پیار کرتے، انہیں زیادہ روک ٹوک نہ فرماتے، بلکہ ان کی غلطی یا کوتاہی پر عفوودرگزر سے کام لیتے تھے۔

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدارِ رسالت ﷺ کے انتہائی قریبی صحابی اور وفادار خادم تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت قریب سے دیکھا، اور آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بڑی گہرائی سے مشاہدہ کیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشَرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَأَنَا غُلَامٌ، لَيْسَ كُلُّ أَمْرِيْ كَمَا يَشْتَهِيْ صَاحِبِيْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِيْ فِيْهَا: "أُفٍّ" قَطُّ، وَمَا

قَالَ لِيْ: "لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟" أَمْ "أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا"»[1] "میں نے مدینہ منوّرہ میں نبئ کریم ﷺ کی دَس ۱۰ سال خدمت کی، اور میری کم عمری کے سبب ہر کام نبئ رحمت ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتا تھا، لیکن میرے کسی کام پر مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے، کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا، اور نہ یہ فرمایا کہ "تم نے یہ کیوں کیا؟"، یا "ایسے کیوں نہ کیا؟"۔

گھریلو ملازموں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر گالی دینا، اب ایک عام سی بات سمجھی جاتی ہے، یہ انتہائی معیوب اَمر ہے، اس بارے میں نبئ کریم ﷺ کا طرزِ عمل بتاتے ہوئے حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشاً، وَلَا لَعَّاناً، وَلَا سَبَّاباً»[2] "رسول اللہ ﷺ نہ فحش گوئی کرتے، اور نہ لعنت کرتے، اور نہ ہی گالی دیتے"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ہمیں اپنے ماتحتوں کا ہر طرح سے خیال رکھنے کا حکم دیا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: «يَا أَبَا ذَرٍّ!... مَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِه فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا

---

(١) "سُنَنُ أبي داود" باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ر: ٤٧٧٤، صـ٦٧٦.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٤٦، صـ١٠٥٦.

تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ»[1] "اے ابوذر! جس کے ماتحت اس کا کوئی مسلمان بھائی کام کرتا ہو، تواُسے چاہیے کہ جو خود کھائے ویسا اسے بھی کھلائے، جیسا خود پہنے ویسا اسے بھی پہنائے، اُن سے ایسا کام نہ لو جواُن کی طاقت سے زیادہ ہو، اور اگر ایسا کوئی کام ان کے ذمہ لگاؤ، توخود بھی ان کی مدد کیا کرو!"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں، کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے خادم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (سن کر) چپ رہے، پھر اس نے اپنی بات دہرائی، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پھر خاموش رہے، تیسری بار جب اس نے اپنی بات دہرائی، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً»[2] "ہر دن سترّ ۷۰ بار اسے مُعاف کردو!"۔

کامیاب گھریلو زندگی گزارنے کے لیے چند اہم نکات

حضراتِ ذی وقار! کامیاب گھریلو زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے، کہ قرآن وسنّت کے اَحکام کی تعمیل کی جائے، اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اُسوۂ حسَنہ کی پیَروی کی جائے۔ اس سلسلے میں حسبِ ذیل نِکات پر عمل بہت مفید ہوگا:

---

(١) "صحيح البخاري" باب الْمَعَاصِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، ر: ٢٢، صـ٨.

(٢) "سنن أبي داود" باب في حقّ المملوك، ر: ٥١٦٤، صـ٧٢٥.

(۱) کامیاب گھریلو زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے، کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا مُظاہرہ کرے، اچھی باتوں پر اس کی تحسین کرے، اور معمولی غلطیوں کوتاہیوں کو نظر انداز کرکے عفو ودرگزر سے کام لے۔ رحمتِ کونین ﷺ نے عورتوں سے اچھے برتاؤ کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: «لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقاً، رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ»[1] "کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے متنفّر نہ ہو، اگر کسی ایک عادت سے وہ ناخوش ہے، تو اس کی کسی دوسری خصلت سے خوش بھی تو ہوگا!"۔

(۲) مرد وعورت ایک خاندان کے دو۲ فرد ہیں، دونوں پر لازم ہے کہ بحیثیت میاں بیوی اپنی اپنی ذمہ داری کو احسن انداز سے نبھانے کی کوشش کریں، ورنہ روزِ محشر دونوں سے جواب طلبی ہوگی۔ حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْؤُلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»[2] "مرد اپنے اہل کا نگہبان ہے، اُس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، اسی طرح

---

(١) "صَحيحُ مسلم" باب الوصيّة بالنّساء، ر: ٣٦٤٥، صـ٦٢٦.

(٢) "صحيح البخاري" باب الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمُدْنِ، ر: ٨٩٣، صـ١٤٤.

عورت بھی اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے، اور اُس سے بھی اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

(۳) بعض لوگ عورت (بیوی) کو اپنے جوتے کی نوک برابر جانتے ہیں، ایسی سوچ سراسر حماقت وجہالت کی نشانی ہے، لہٰذا اس کے حقوق کا لحاظ رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

(۴) شوہر کو چاہیے کہ اپنی اولاد بالخصوص بیٹیوں کی شادی کرتے وقت اپنی زوجہ (یعنی بیٹیوں کی ماں) سے مشورہ ضرور کرے، کہ حدیثِ پاک میں اس کا حکم ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ»[1] "عورتوں سے ان کی بیٹیوں (کی شادی) کے بارے میں اجازت لیا کرو!"۔

(۵) اچھی گھریلو زندگی گزارنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے، کہ شوہر کام کاج سے لَوٹ کر جس وقت گھر آئے، تو اس کی آمد سے قبل ہی عورت مناسب زَیب وزینت اختیار کرے؛ تاکہ اسے دیکھتے ہی شوہر کے دل کو راحت ملے، اور اس کا دل کسی غیر عورت کی طرف مائل نہ ہو۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ عورتوں میں کون بھلی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلاَ تُخَالِفُهُ فِيمَا يَكْرَهُ فِي

---

(١) "سُننُ أبي داود" كتابُ النكاح، بابُ في الاستيمار، ر: ٢٠٩٥، صـ٣٠٣.

نَفْسِهَا وَمَالِهِ»[1] "جسے دیکھ کر شوہر خوش ہوجائے، اور کوئی حکم دے تو اِطاعت کرے، اور اپنے (بناؤ سنگھار کے) بارے میں شوہر کی مخالفت نہ کرے، اور خاوند کا مال سلیقے سے خرچ کرے"۔

(٦) عورت کو چاہیے کہ شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے گھر بار، مال ودَولت اور عزّت وآبرو کی حفاظت کرے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾[2] "تونیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا"۔

(٧) اگر میاں بیوی میں کسی بات پر شدید ناچاقی ہو جائے، تو دونوں خاندانوں کے بڑے بزرگوں کو چاہیے، کہ ان میں باہم صلح کروا دیں؛ کہ اُن کی معمولی سی کوشش کسی کا اُجڑتا ہوا گھر دوبارہ آباد کر سکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا﴾[3] "اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو، تو ایک فیصلہ کرنے والا، مرد والوں کی طرف سے، اور

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي هريرة رضي الله تعالى عنه، ر: ٩٦٦٤، ٣/ ٤٣٩.

(٢) پ٥، النساء: ٣٤.

(٣) پ٥، النساء: ٣٥.

ایک عورت والوں کی طرف سے بھیجو، یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں ملاپ کر دے گا، یقیناً اللہ جاننے والا خبر دار ہے!"۔

دعا

اے اللہ! ہماری عائلی (گھریلو) زندگی کو کامیاب بنا، خانگی مُعاملات میں بھی ہمیں رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم کی پیروی کرنے کا جذبہ عنایت فرما، اپنے اہل وعیال کے حقوق ادا کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرما، ہمارے گھروں کو محبت ورَحمت کا گہوارہ بنا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِدو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل

کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.